روزنامہ
CPL 61
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
PH: 0092 4524 213029
منگل 9- جنوری 2001ء 13 شوال 1421 ہجری- 9- صلح 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 8

ادائیگی زکوٰۃ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب پھل پک جاتے اور زکوٰۃ کا وقت آتا تو صحابہؓ جوق در جوق اپنے اموال کی زکوٰۃ لے کر حاضر ہوتے- کوئی ادھر سے کھجوریں لے کر آرہا ہے کوئی ادھر سے آرہا ہے یہاں تک کہ ایک ڈھیر لگ جاتا-

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اخذ صدقۃ التمر)

تحریک وقف جدید کے 44 ویں سال کا اعلان

ساری دنیا میں امریکہ اول پاکستان دوم جرمنی سوم اور برطانیہ چوتھے نمبر پر رہا

پاکستان میں چندہ بالغان میں کراچی اول ربوہ دوم اور لاہور سوم رہا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جنوری 2001ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(خطبہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 5 جنوری 2001ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں وقف جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا- حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا- اور کئی دیگر زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا-

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الحدید کی آیت نمبر 8 کی تلاوت کے بعد اس کا ترجمہ بیان فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور خرچ کرو- اللہ کے حضور تمہیں اس کا بہت بڑا اجر ملے گا-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج کے خطبہ میں وقف جدید کے نئے سال کا اعلان ہوگا اس نسبت سے احادیث اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات پیش ہیں- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کوئی بھی دن لوگوں پر نہیں چڑھتا کہ خدا کے دو فرشتے یہ آواز نہ دیتے ہوں کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو اور دے اور روک رکھنے والے کو بربادی دے- بخاری کتاب الزکوٰۃ میں حضرت ابومسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب صدقہ کا حکم دیتے تھے تو بعض لوگ محنت کر کے بہت معمولی کماتے تھے اور خدا کی راہ میں خرچ کرتے تھے- اب ان کے پاس لاکھوں ہیں- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے اموال میں بہت برکت دی جاتی ہے-

حضرت مسیح موعود کے فارسی کلام کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا دین کی تائید میں سخاوت کا ہاتھ کھول دو- اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والا کبھی غریب نہیں ہوتا- آنحضرت ﷺ نے دیکھو کس طرح خرچ کیا- حضرت مسیح موعود نے فرمایا وہی اس جماعت میں شامل ہے جو اپنے عزیز مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے حضرت مسیح موعود نے فرمایا میں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو یہ خدا کے حکم

باقی صفحہ 8 پر

لمبا عرصہ خدمات دینیہ سرانجام دینے والے مخلص اور فدائی مربی سلسلہ

محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب وفات پا گئے

آپ کو چار براعظموں میں بے لوث خدمات کی سعادت حاصل ہوئی

بڑے دکھ اور افسوس کے ساتھ احباب جماعت کو یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے قدیمی، مخلص اور لمبا عرصہ تک خدمات بجالانے والے مربی سلسلہ محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب مورخہ 7 جنوری 2001ء بروز اتوار گیارہ بجے رات بعمر 79 سال لاہور میں انتقال فرما گئے- 8 جنوری 4 بجے صبح ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا- محترم مولانا موصوف کو کافی عرصہ سے دل کی تکلیف تھی اس سے پہلے دل کے دو حملے ہو چکے تھے- اپنے نواسے کی شادی کے سلسلہ میں ربوہ سے لاہور تشریف لے گئے تھے جہاں اچانک دل کا تیسرا اٹیک ہوا جس کی وجہ

باقی صفحہ 7 پر

التواء جلسہ سالانہ ربوہ

امسال 26-27-28 جنوری 2001ء کو جلسہ سالانہ کے ربوہ میں انعقاد کی اجازت کے لئے حکومت کو درخواست کی گئی تھی- لیکن حکومت کی طرف سے جلسہ کے انعقاد کی منظوری کی تاحال اطلاع نہیں ملی-

اس لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے جلسہ سالانہ کا انعقاد ملتوی کیا جاتا ہے احباب مطلع رہیں-

(ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

☆☆☆☆☆☆

وقف جدید کا نیا سال مبارک ہو

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وقف جدید کا مالی سال 2000ء کامیابیوں اور کامرانیوں کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا ہے اور یکم جنوری 2001ء سے نئے سال کا آغاز ہو چکا ہے- الحمدللہ علی ذلک-

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مورخہ 5- جنوری 2001ء کو اپنے فرمودہ خطبہ جمعہ بیت الفضل لندن میں وقف جدید کے چوالیسویں سال کا اعلان فرمادیا ہے- اللہ تعالیٰ وقف جدید کا نیا سال ہم سب کے لئے مبارک بنائے-

چندہ وقف جدید وصول کرنے کے سلسلہ میں جماعتی اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداران اور دیگر احباب جماعت اپنے اوقات عزیز صرف کر کے تعاون فرماتے رہے ہیں- اللہ ان سب کو اپنے فضل سے احسن جزا دے اور بیش از بیش خدمات سلسلہ کی توفیق عطا فرماتا رہے- (آمین)

احباب جماعت نے اللہ کی رضا کی خاطر مالی قربانیاں پیش کی ہیں- اللہ انہیں قبول فرمائے- اور بے حد برکتیں عطا کرے-

(ناظم ارشاد وقف جدید)

☆☆☆☆☆☆

خطبہ جمعہ

نشان کی جڑ دعا ہی ہے- یہ اسم اعظم ہے اور دنیا کا تختہ پلٹ سکتی ہے-

دعا مومن کا ہتھیار ہے

اللہ جلشانہ نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے کھولا ہے وہ ایک ہی ہے یعنی دعا

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود(-) کی مقبول دعاؤں کے لاتعداد واقعات میں سے چند ایک کا نہایت ایمان افروز اور روح پرور تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 15 ستمبر 2000ء مطابق 15 تبوک 1379 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ مومن کی آیت نمبر66 کی تلاوت کے بعد فرمایا:

وہی زندہ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے اسے پکارو۔ کامل تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

اب جو مضمون جاری ہے حضرت اقدس مسیح موعود(-) کی مقبول دعاؤں کا مضمون ہے جس کے بہت سے حصے آپ کے اپنے ہی الفاظ میں ہیں اور بعض دوسروں کے الفاظ میں ان کی روایت کے طور پر بھی ہیں۔ حضرت مسیح موعود(-) کی دعاؤں کی قبولیت کا مضمون دراصل بہت ہی لمبا ہے۔ اس کثرت سے آپ کی دعائیں قبول ہوئی ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ اس کے بیشمار ثبوت ہر جگہ پھیلے پڑے ہیں۔ جماعت احمدیہ دنیا میں جہاں جہاں بھی ہے ان کے خاندانوں میں کوئی نہ کوئی حضرت مسیح موعود(-) کی قبولیت دعا کے نمونوں کا ذکر چلتا ہوگا۔ اس لئے اتنے وسیع مضمون کو سمیٹنا تو بہرحال ممکن نہیں مگر جستہ جستہ بعض قبولیت دعا کے نمونے میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود(-) فرماتے ہیں "منجملہ ان نشانوں کے سعد اللہ لودھانوی کی موت ہے جو پیشگوئی کے مطابق ظہور میں آئی۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب منشی سعد اللہ لودھانوی بدگوئی اور بدزبانی میں حد سے بڑھ گیا اور اپنی نظم اور نثر میں اس قدر اس نے مجھ کو گالیاں دیں کہ میں خیال کرتا ہوں کہ پنجاب کے تمام بدگو دشمنوں میں سے اول درجہ کا وہ گندہ زبان مخالف تھا۔ تب میں نے اس کی موت کے لئے جناب الٰہی میں دعا کی کہ وہ میری زندگی میں ہی نامراد رہ کر ہلاک ہو اور ذلت کی موت سے مرے۔ اس دعا کا باعث صرف اس کی گالیاں نہیں تھیں بلکہ بڑا باعث یہ تھا کہ وہ میری موت کا خواہاں تھا اور اپنی نظم و نثر میں میرے لئے بددعائیں کرتا تھا اور اپنی سفاہت اور جہالت سے میری تباہی اور ہلاکت کو بدل چاہتا تھا اور لعنۃ اللہ علی الکاذبین میرے حق میں اس کا ورد تھا۔ اور تمنا کرتا تھا کہ میں اس کی زندگی میں تباہ ہو جاؤں اور ہلاک ہو جاؤں اور یہ سلسلہ زوال پذیر ہو جائے اور اس وجہ سے جھوٹا ٹھہروں اور مخلوق کی لعنت کا نشانہ بنوں۔ اور اگرچہ یہ تمنا ہر ایک دشمن میں پائی جاتی ہے کہ وہ میری موت دیکھیں اور ان کی زندگی میں میری موت ہو لیکن یہ شخص سب سے بڑھ گیا تھا اور ہر ایک بدی کے لئے جب بدقسمت مخالف قصد کرتے تھے تو وہ اس منصوبہ سے پورا حصہ لیتا تھا اور میں باور نہیں کر سکتا کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے کسی نے ایسی گندی گالیاں کسی(-) مرسل کو دی ہوں جیسا کہ اس نے مجھے دیں۔ چنانچہ جس شخص نے اس کی مخالفانہ نظمیں اور نثریں اور اشتہار دیکھے ہوں گے اس کو معلوم ہوگا کہ وہ میری ہلاکت اور نابود ہونے کے لئے اور نیز میری ذلت اور نامرادی دیکھنے کے لئے کس قدر حریص تھا اور میری مخالفت میں کہاں تک اس کا دل گندہ ہو گیا تھا۔

پس ان تمام امور کے باعث میں نے اس کے بارے میں یہ دعا کی کہ میری زندگی میں اس کو نامرادی اور ذلت کی موت نصیب ہو۔ سو خدا نے ایسا ہی کیا اور جنوری 1907ء کے پہلے ہفتہ میں چند گھنٹہ میں نمونیا پلیگ سے اس جہان فانی سے ہزاروں حسرتوں کے ساتھ کوچ کر گیا۔۔۔ اور وہ پیشگوئی جس میں میں نے لکھا تھا کہ نامرادی اور ذلت کے ساتھ میرے روبرو وہ مرے گا۔ وہ انجام آتھم میں عربی شعروں میں ہے اور وہ یہ ہے۔۔۔۔

تو نے اپنی خباثت سے مجھے بہت دکھ دیا ہے۔ پس میں سچا نہیں ہوں گا اگر ذلت کے ساتھ تیری موت نہ ہو۔

اور صرف تیری ذلت پر کچھ حصہ نہیں، خدا تجھے مع تیرے گروہ کے ذلیل کرے گا اور مجھے عزت دے گا یہاں تک کہ لوگ میرے جھنڈے کے نیچے آ جائیں گے۔

اے میرے خدا! مجھ میں اور سعد اللہ میں فیصلہ کر۔ یعنی جو کاذب ہے' صادق کے روبرو اس کو ہلاک کر' اے وہ علیم و خبیر جو میرے دل کو اور میرے اندر کی پوشیدہ باتوں کو دیکھ رہا ہے۔

اے میرے خدا! میں تیری رحمت کے دروازے دعا کرنے والوں کے لئے کھلے دیکھتا ہوں۔ پس یہ جو میں نے سعد اللہ کے حق میں دعا کی ہے اس کو قبول فرما اور رد نہ کر یعنی میری زندگی میں ہی اس کو ذلت کی موت دے۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 435 تا 446)

حضرت مسیح موعود (۔) کی یہ دعا بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی اور سعد اللہ لدھیانوی کی ساری اولاد' تمام نفوس اس سے تعلق رکھنے والے سب دنیا سے مٹ گئے۔ اور ہمیشہ کے لئے ایک نشان بن گیا۔ اس کے متعلق بعض احمدیوں نے بھی تنگ آکر نظموں میں اس کا جواب دینے کی کوشش کی تھی مگر اس کے بیان کی اب یہاں ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود ہی اس کو جواب دے دیا۔

پھر حضرت مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں:

"یہ زمانہ کے عجائبات ہیں۔ رات کو ہم سوتے ہیں تو کوئی خیال نہیں ہوتا کہ اچانک ایک الہام ہوتا ہے اور پھر وہ اپنے وقت پر پورا ہوتا ہے۔ کوئی ہفتہ عشرہ نشان سے خالی نہیں جاتا۔ ثناء اللہ کے متعلق جو لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ ایک دفعہ ہماری توجہ اس کی طرف ہوئی اور رات کو توجہ اس کی طرف تھی اور رات کو الہام ہوا کہ (میں دعا کرنے والے کی دعا کو سنتا ہوں) صوفیاء کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہی ہے۔ باقی سب اس کی شاخیں ہیں۔"

(ملفوظات جلد 5 ص 206 طبع جدید)

پھر ملفوظات میں ہے "اس جگہ ایک لڑکے کو طاعون شدید ہو گئی تھی۔ حضرت نے اس کے واسطے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو صحت دی۔ اس کا ذکر تھا۔ مولوی محمد علی صاحب نے عرض کیا کہ میں ہمیشہ غور کرتا رہا ہوں کہ جس شخص کو طاعون کے سبب خون شروع ہو جاوے' وہ کبھی نہیں بچتا' صرف یہی ایک لڑکا دیکھا ہے جو باوجود خون آنے کے پھر بچ گیا۔ فرمایا: یہ صرف دعا کا نتیجہ ہے اور اس کا بچنا ایسا ہی ہے جیسا کہ عبد الکریم کا بچنا تھا جس کے واسطے کسولی سے تار آیا تھا کہ اب اس کی دیوانگی کے آثار نمودار ہونے پر کوئی علاج نہیں ہو سکتا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اس کے حق میں ہماری دعا کو قبول کیا اور وہ بالکل تندرست ہو گیا۔ کبھی اس طرح سے بچتا دیکھا یا سنا نہیں گیا۔"

(ملفوظات جلد 5 ص 207 طبع جدید)

یہ عجیب شان ہے کہ یہی تجربہ خود مولوی محمد علی صاحب کو بھی ہونا تھا۔ مولوی محمد علی صاحب کو ایک دفعہ طاعون اس شدت سے ہوئی کہ اس کے سارے آثار ظاہر ہو گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول (۔) دوسرے اطباء نے' جو پاس بیٹھے تھے انہوں نے ہر چارہ کر لیا لیکن بیماری رکنے کے کوئی آثار نہیں تھے۔ آگ لگی ہوئی تھی سارے بدن میں' آخر انہوں نے بڑی عاجزی سے حضرت مسیح موعود (۔) کی خدمت میں پیغام بھجوایا کہ اب آپ ہی آئیں اور کچھ کریں۔ حضرت مسیح موعود (۔) گئے اور ان کی پیشانی پر ہاتھ رکھا کوئی بخار نہیں تھا۔ پھر بھی ڈرے ہوئے تھے۔ آپ نے کہا اٹھو۔ بہت ڈرے ہوئے تھے پتہ نہیں اٹھ کے میں گر جاؤں گا لیکن بخار کا نام و نشان تک نہیں رہا اور اٹھ کے دو قدم چلے اور پھر خوشی سے بھاگنے لگے۔ تو حضرت مسیح موعود (۔) کی دعاؤں کی قبولیت کے نشان تو بارش کے قطروں کی طرح ہیں۔

اب ایک دلچسپ روایت سنئے: "ایک دفعہ منشی ظفر احمد صاحب مرحوم نے بیان کیا کہ میں اور منشی اروڑا صاحب اکٹھے قادیان آئے ہوئے تھے اور سخت گرمی کا موسم تھا اور چند دن سے بارش رکی ہوئی تھی۔ جب ہم قادیان سے واپس روانہ ہونے لگے اور حضرت مسیح موعود (۔) کی خدمت میں سلام کے لئے حاضر ہوئے تو منشی اروڑا صاحب مرحوم نے حضرت صاحب سے عرض کیا۔ حضرت گرمی بڑی سخت ہے دعا کریں کہ ایسی بارش ہو کہ بس اوپر بھی پانی ہو اور نیچے بھی پانی ہو۔ حضرت صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا "اچھا' اوپر بھی پانی اور نیچے بھی پانی۔" مگر ساتھ ہی میں نے (یعنی منشی ظفر احمد صاحب نے) ہنس کر عرض کیا کہ حضرت یہ دعا انہی کے لئے کریں میرے لئے نہ کریں۔ ذرا ان ابتدائی بزرگوں کی بے تکلفی کا انداز ملاحظہ فرمائیے کہ حضرت صاحب سے یوں ملتے تھے جیسے چھوٹے بچے بڑے پیار سے اپنے والدین سے باتیں کرتے ہیں۔ اس پر حضرت صاحب پھر مسکرا دیئے اور ہمیں دعا کر کے رخصت کیا۔

منشی صاحب فرماتے ہیں کہ اس وقت مطلع بالکل صاف تھا اور آسمان پر بادل کا نام و نشان تک نہ تھا مگر ابھی ہم بٹالہ کے رستہ میں یکہ میں بیٹھ کر تھوڑی دور ہی گئے تھے کہ سامنے سے ایک بادل اٹھا اور دیکھتے ہی دیکھتے آسمان پر چھا گیا اور پھر اس زور کی بارش ہوئی کہ راستے کے کناروں پر مٹی اٹھانے کی وجہ سے جو خندقیں بنی ہوئی تھیں وہ پانی سے لبالب بھر گئیں۔ اس کے بعد ہمارا یکہ جو ایک طرف کی خندق کے پاس چل رہا تھا یکلخت الٹا اور اتفاق ایسا ہوا کہ منشی اروڑا صاحب خندق کی طرف گرے اور میں اونچے رستہ کی طرف جا گرا جس کی وجہ سے منشی صاحب کے اوپر اور نیچے سب پانی ہی پانی ہو گیا اور میں بچ رہا۔ چونکہ خدا کے فضل سے چوٹ کسی کو بھی نہیں آئی تھی میں نے منشی اروڑا صاحب کو اوپر اٹھاتے ہوئے ہنس کر کہا لو اوپر اور نیچے پانی کی اور دعائیں کرا لو۔ پھر حضرت صاحب کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے آگے روانہ ہوئے۔"

(رفقائے احمد جلد چہارم ص 65'66)

(رفقائے) احمد میں ایک روایت۔ مکرم ڈاکٹر عطر الدین صاحب بیعت 1899ء بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (۔) ایک دفعہ (بیت) مبارک میں اپنے (رفقاء) میں رونق افروز تھے۔ خاکسار نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ حضور میرے لئے دعا کریں۔ حضور (۔) نے اسی وقت مجلس میں میرے جیسے بے کس اور مفلس کے لئے ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ جس کا اثر مجھے ہمیشہ ہی محسوس ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی روپیہ کمایا' خدمت دین کی بھی توفیق ملی' نیک خاندان میں شادی ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اولاد بھی عطا کی اور اب درویشی کے دور میں قادیان میں رہنے کا موقع عطا فرمایا ہے۔

(رفقائے احمد جلد دہم ص 241)

حضرت مسیح موعود (۔) کی قبولیت دعا کا ایک اور واقعہ جو حافظ نبی بخش صاحب (۔) والد حضرت حکیم فضل الرحمن صاحب (مربی) افریقہ بیان کرتے ہیں۔

"1906ء کا واقعہ ہے کہ میرا لڑکا عبد الرحمن نامی جو ہائی سکول میں ساتویں جماعت میں تعلیم پاتا تھا ماہ مئی میں بعارضہ بخار محرقہ و سرسام تین چار دن بیمار رہ کر قادیان میں فوت ہو گیا۔ اس وقت میں فیض اللہ چک میں تھا کیونکہ میں اس وقت ملازم تھا اور رخصت پر گھر آیا ہوا تھا۔ فیض اللہ چک میں اس کی بیماری کی خبر پہنچی تو میں فوراً قادیان آ گیا۔ علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول (۔) فرما رہے تھے۔ میں بچے کی حالت دیکھ کر حضور کے گھر پہنچا۔ دستک دی' حضور باہر تشریف لائے۔ میں نے بچے کی حالت سے اطلاعاً عرض کی۔ حضور فوراً اندر تشریف لے گئے اور چار پانچ گولیاں لا کر مجھے عنایت فرمائیں اور فرمایا کہ ابھی جا کر ایک گولی پانی میں گھول کر دے دو اور پھر مجھے اطلاع دو۔ میں دعا بھی کروں گا۔

چنانچہ میں نے اسی وقت آکر گولی پانی میں گھسائی اور بچے کو دی۔ چونکہ بچے کی حالت نازک ہو چکی تھی گولی اندر ہی نہ گئی بلکہ منہ سے ادھر ادھر نکل گئی اور بچہ فوت ہو گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول (۔) نے نماز جنازہ پڑھائی اور میں نے نعش کو فیض اللہ چک لے جانے کی اجازت طلب کی جو دے دی گئی۔ میں اور دیگر احباب جو میرے ساتھ موجود تھے واپس فیض اللہ چک گئے۔ میں پھر آمدہ جمعہ کے دن جمعہ پڑھنے کے لئے قادیان آیا۔ حضور

(بیت) مبارک کے محراب میں جو کھڑکیاں درمیان میں موجود تھیں وہاں تشریف فرما تھے۔ جب سیڑھیوں سے (بیت) میں گیا تو حضور کی نظر شفقت مجھ پر پڑ گئی تو فرمایا کہ آگے آجاؤ۔ وہاں پر بڑے بڑے ارکان حضور کے حلقہ نشین تھے۔ حضور کا فرمانا تھا کہ سب نے میرے لئے رستہ دے دیا۔ حضور نے میرے بیٹھتے ہی فرمایا میں نے معلوم کیا ہے کہ آپ نے اپنے بچے کی وفات پر بڑا صبر کیا ہے۔ میری کمر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا میں نعم البدل کے واسطے دعا کروں گا۔ چنانچہ اس کا نعم البدل حضور کی دعا سے مجھے لڑکا ہوا جس کا نام فضل الرحمٰن حکیم ہے جو اس وقت بحیثیت (مربی) گولڈ کوسٹ سالٹ پانڈ اور لیگوس میں (دعوت الی اللہ) کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بچے کو بھی سچی قربانی کی توفیق بخشے اور سلسلہ کا سچا خادم و(مربی) ہووے۔"

(رفقائے احمد جلد 13 ص 261، 262)

اب دیکھیں غانا میں بھی کثرت سے لوگ اس بات کے گواہ ہیں کہ کس طرح حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب حکیم نے ایک لمبے عرصے وہاں بڑی مشکلات میں خدمت سر انجام دی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں:

"حافظ نبی بخش صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں ایک دفعہ بوجہ کمزوری نظر حضرت خلیفہ اول کے پاس علاج کے لئے حاضر ہوا۔ حضرت خلیفہ اول نے فرمایا کہ شاید موتیا اترے گا۔ میں نے دو اور ڈاکٹروں سے بھی آنکھوں کا معائنہ کرایا سب نے یہی کہا کہ موتیا اترے گا تب میں مضطرب و پریشان ہو کر حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام حال عرض کر دیا۔ حضور نے الحمدللہ پڑھ کر میری آنکھوں پر دست مبارک پھیر کر فرمایا "میں دعا کروں گا" اس کے بعد نہ وہ موتیا اترا اور نہ ہی وہ کم نظر رہی۔"

(سیرۃ المہدی حصہ سوم ص 23، 24 روایت نمبر 2)

ایک اور روایت میں حضرت حافظ حامد علی صاحب جو پہلی بار 1878ء اور 1880ء کے درمیان کسی وقت قادیان تشریف لائے تھے۔ قادیان سے واپس جاکر آپ خطرناک پیچش سے علیل ہو گئے اور جلد ہی دوبارہ قادیان آگئے جہاں حضرت اقدس (-) کے علاج اور دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرمائی۔ اس کے بعد آپ نے حضرت اقدس کی خدمت کو اپنا شعار بنالیا تو حضور (-) نے آپ کی تنخواہ ایک روپیہ مقرر فرمائی۔ حضرت حافظ صاحب فرمایا کرتے تھے "اس ایک روپیہ میں میں نے جو برکت دیکھی ہے اس کے بعد کی زندگی میں بڑی بڑی ملازمتوں میں بھی اس برکت کو نہ پایا......"

(رفقائے احمد جلد 13 ص 3 تا 6)

حضرت حافظ حامد علی صاحب کے ایک چھوٹے بھائی حضرت منشی زین العابدین صاحب کی منگنی آپ کے احمدیت کی طرف میلان کے باعث ٹوٹ گئی۔ پھر آپ کی پھوپھی نے اپنی بیٹی کا رشتہ آپ کے لئے پیش کیا تو آپ حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے اور لڑکی کے سارے حالات عرض کرتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ وہ بچپن میں مٹی کھایا کرتی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ جو عورتیں بچپن میں مٹی کھاتی ہیں وہ فطرتاً کمزور ہوتی ہیں اور ان کی اولاد بھی کمزور ہوتی ہے۔ لیکن جب آپ نے اصرار کے ساتھ حضور سے اجازت چاہی تو فرمایا "کر لو، لیکن اولاد کمزور رہو گی۔"

آپ بیان کرتے ہیں کہ ویسا ہی ہوا جیسا حضور نے فرمایا تھا اور بیوی کو اٹھرا کی بیماری تھی اور یکے بعد دیگرے چار لڑکے فوت ہو گئے، علاج سے بھی افاقہ نہ ہوا تو میں نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا حال عرض کر کے کہا کہ غریب آدمی ہوں اور علاج نہیں کروا سکتا۔ حضور نے دریافت فرمایا "پھر کیا چاہتے ہو؟" عرض کیا "آپ دعا کریں" اس پر حضور اپنے دروازے پر ہی کھڑے ہو گئے اور ظہر سے عصر کی اذان تک مسلسل رو رو کر دعا کی، آپ کے آنسو داڑھی مبارک سے ٹپکتے رہے اور میں تھک کر دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا رہا اور سوچنے لگا کہ میں نے آپ کو اس قدر کیوں تکلیف دی۔ اگر اولاد نہ ہوتی تب بھی کوئی حرج نہیں تھا مگر آپ کو اتنی تکلیف ہرگز نہیں دینی چاہئے تھی۔ آپ نے دعا ختم کی اور فرمایا کہ اٹھرا کی بیماری دور ہو گئی ہے۔ اس حمل میں لڑکا ہوگا، آپ کی بیوی اور بچے کی شکل مجھے دکھائی گئی ہے.... چنانچہ حضور کی دعا کے بعد سے اب تک کوئی بچہ فوت نہیں ہوا اور چار لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں۔

(رفقائے احمد جلد 13 ص 94، 95)

حضرت منشی زین العابدین صاحب مزید بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ شدید کھانسی کی حالت میں قادیان آکر حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ چھ ماہ سے کئی علاج کروائے ہیں لیکن فائدہ نہیں ہوا۔ آپ اس وقت کمرے میں ٹہل رہے تھے، پوچھا "امیرانہ علاج کرانا ہے یا غریبانہ۔" عرض کیا جیسے مناسب سمجھیں۔ فرمایا "زمیندار بالعموم غریب ہی ہوتے ہیں، اچھا آپ علاج کے لئے کتنے پیسے لائے ہیں؟" عرض کی پانچ روپے۔ فرمایا "لاؤ" میں نے دے دیئے۔ فرمایا "جاؤ اب آپ کو کبھی کھانسی نہ ہوگی" میں نے بے تکلفی سے عرض کیا "کیا آپ کے پاس کوئی جادو ہے؟" فرمایا "میں جو کہتا ہوں اب بیماری نہیں ہوگی" پھر حضرت حافظ حامد علی صاحب سے فرمایا "گاؤں کے لوگوں کو تسلی نہیں ہوتی جب تک ان کو دوا نہ دی جائے۔" پھر دھیلے کی ملٹھی، دھیلے کی الائچی اور دھیلے کا منقہ منگوایا اور خود گولیاں بنا کر دیں اور پانچ روپے بھی مجھے واپس دیتے ہوئے فرمایا "آپ کی کھانسی تو دور ہو چکی ہے ان پانچ روپوں کا گھی استعمال کرو موٹے بھی ہو جاؤ گے۔"

(رفقائے احمد جلد 13 ص 96، 97)

حضرت صاحبزادہ سراج الحق نعمانی صاحب (-) کو ایک بار نزلہ کی ایسی شدید شکایت ہوئی کہ چار برس تک ختم نہ ہوئی۔ دودھ پیتا اور خوشبو سونگھتا تو زہر بن جاتا تھا۔

بعض لوگوں کو دودھ کی الرجی ہوتی ہے اور بکثرت میرے پاس ایسے مریض آتے ہیں۔ بچے بھی خاص طور پر کہ دودھ پیتے ہی شدید چھینکیں اور نزلہ شروع ہو جاتا ہے۔

فرماتے ہیں دودھ پیتا اور خوشبو سونگھتا تو زہر بن جاتا تھا۔ ایک روز بعد نماز عشاء (بیت) مبارک کی شہ نشین پر حضور (-) اپنے (رفقاء) کے ہمراہ تشریف فرما تھے۔ حضور نے دودھ طلب فرمایا اور ایک گھونٹ پی کر گلاس حضرت صاحبزادہ صاحب (-) کے ہاتھ میں دے کر فرمایا کہ "پی لو" آپ نے اپنی بیماری کا عرض کیا تو فرمایا "خیر پی بھی لو، کاہے کا زکام وکام" اس پر آپ نے اسی وقت دودھ سے بھرا سارا گلاس پی لیا اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ اس کے بعد پھر کبھی نزلہ نہیں ہوا۔

(تذکرۃ المہدی حصہ اول مولفہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی ص 10، 11)

حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب (-) بیان کرتے ہیں۔

"ایک دفعہ حضور سیر سے واپس آرہے تھے" ہم حضور کے ہمراہ تھے۔ ایک شخص کو حضور کا منتظر پایا۔ وہ بے تحاشا حضور کی طرف دوڑا اور حضور کے قدم پکڑنا چاہے حضور

نے اسے پکڑا اور سید ھا کھڑا کر کے پوچھا کہ کیا بات ہے۔ اس نے کہا کہ میری زندگی موت سے بد تر ہے' آپ دعا کریں کہ مجھے اس زندگی سے نجات مل جائے۔ حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ خدا نے تو مجھے زندہ کرنے کے لئے بھیجا ہے' مارنے کے لئے تو نہیں بھیجا۔ میں آپ کی صحت کے لئے دعا کروں گا۔ وہ شخص مرگی کے ظالم مرض میں مبتلا تھا۔ اس کے بعد وہ بیس دن قادیان میں ٹھہرا رہا لیکن اس پر مرض کا کوئی حملہ نہیں ہوا۔ پھر وہ بیعت کر کے گیا۔ بعد ازاں دو سال تک کبھی نہ کبھی اس سے ملنے کا اتفاق ہوتا رہا اور وہ یہی بتاتا تھا کہ اس کے بعد مجھ پر اس مرض کا کبھی حملہ نہیں ہوا۔

(رفقائے احمد جلد نمبر 10 ص 239)

حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب (۔) بیان کرتے ہیں کہ میرے قادیان ہجرت کر آنے سے پہلے کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود (۔) صبح آٹھ بجے کے قریب ہم آٹھ نو افراد کے ہمراہ موضع بسراواں کی طرف سیر کے لئے نکلے۔ راستہ میں ایک دیہاتی کو جس نے کندھے پر گنے اٹھائے ہوئے تھے اپنی طرف آتا دیکھ کر ٹھہر گئے۔ اس نے قریب آکر کہا مرزا جی السلام علیکم۔ اس نے گنے زمین پر ڈال دیئے اور پنجابی میں کہا کہ بارش کی کمی کی وجہ سے کنوؤں کا پانی سوکھ گیا ہے' مویشی بھوک کے پیاسے مرنے لگے ہیں' فصل تباہ ہو گئی ہے' گنے میں دیکھئے رس نہیں رہا۔ آپ بارش کے لئے دعا کریں۔ فرمایا: اچھا ضرور کروں گا۔ اور حضور روانہ ہو گئے اور اس نے کہا کہ گنے میں آپ کے گھر چھوڑ آتا ہوں۔ یعنی ان میں رس نہیں تھا وہ خود دیکھ لیں۔ کوئی دو بجے بعد دوپہر ایک بادل ظاہر ہوا اور دیکھتے دیکھتے پورے آسمان پر چھا گیا اور خوب زور سے بارش ہوئی اور اسی وجہ سے مجھے رات قادیان میں ٹھہرنا پڑا۔

(رفقائے احمد جلد نمبر 10 ص 239)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (۔)' ہمارے نانا ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب کی ایک روایت بیان کرتے ہیں۔ ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ مجھے تین مہینے کی رخصت لے کر مع اہل و اطفال قادیان میں ٹھہرنے کا اتفاق ہوا۔ ان دنوں میں ایسا اتفاق ہوا کہ والدہ ولی اللہ شاہ کے دانت میں سخت شدت کا درد ہو گیا جس سے ان کو نہ رات کو نیند آتی تھی نہ دن کو۔ ڈاکٹری علاج بھی کیا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بھی دوا دی مگر آرام نہ آیا۔ حضرت (اماں جان) نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب کی بیوی کو دانت میں سخت درد ہے اور آرام نہیں آتا۔ حضرت نے فرمایا کہ ان کو یہاں بلائیں کہ وہ مجھے بتائیں کہ انہیں کہاں تکلیف ہے۔ چنانچہ انہوں نے حاضر ہو کر عرض کی کہ مجھے اس دانت میں سخت تکلیف ہے۔ ڈاکٹری اور مولوی صاحب کی بہت دوائیں استعمال کی ہیں مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

آپ نے فرمایا کہ آپ ذرا ٹھہریں۔ چنانچہ حضور نے وضو کیا اور فرمانے لگے کہ میں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ آرام دے گا' گھبرائیں نہیں۔ حضور نے دو نفل پڑھے اور وہ خاموش بیٹھی رہیں اتنے میں انہیں محسوس ہوا کہ جس دانت میں درد ہے اس دانت کے نیچے سے ایک شعلہ قدرے دھوئیں والا دانت کی جڑ سے نکل کر آسمان کی طرف جاتا ہے اور ساتھ ہی درد کم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب وہ شعلہ آسمان تک جا کر نظر سے غائب ہو گیا تو تھوڑی دیر بعد حضور نے سلام پھیرا۔ وہ درد رفع ہو چکا تھا۔ حضور نے فرمایا کیوں جی اب آپ کا کیا حال ہے۔

انہوں نے عرض کی کہ حضور کی دعا سے آرام آگیا اور ان کو بڑی خوشی ہوئی کہ خدا نے ان کو اس عذاب سے بچا لیا۔

(سیرت المہدی حصہ سوم ص 262' 263 روایت نمبر 884)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (۔) ایک اور روایت بیان کرتے ہیں کہ بیان کیا مجھ سے میاں عبد اللہ صاحب سنوری نے کہ اوائل میں میں نوگاؤں میں پٹواری ہوتا تھا اور میری بچپن روپے سالانہ تنخواہ تھی مگر میں نے ایک اور پٹواری کے ساتھ مل کر جو تحصیل پائل میں ہوتا تھا اپنا تبادلہ تحصیل پائل میں کروا لیا لیکن وہاں جانے کے بعد میرا دل نہیں لگا اور میں بہت گھبرایا کیونکہ وہ ہندو جاٹوں کا گاؤں تھا (۔) میں نے حضرت صاحب سے عرض کی کہ یہاں میرا دل بالکل نہیں لگتا۔ حضور دعا کریں کہ میں پھر نوگاؤں میں چلا جاؤں اور بڑی بے قراری سے عرض کیا۔ حضور نے فرمایا جلدی نہیں کرنی چاہئے اپنے وقت پر یہ سب کچھ خود بخود ہو جائے گا۔

میاں عبد اللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ کچھ عرصہ بعد میرا تبادلہ غوث گڑھ میں ہو گیا۔ یہاں میرا اتنا دل لگا کہ نوگاؤں کی خواہش دل سے نکل گئی اور میں نے حضرت کے فرمان کی تاویل کر لی کہ میرا دل بھی خوب لگ گیا ہے اس لئے حضرت کے فرمان کے یہی معنے ہوں گے جو پورے ہو گئے۔ مگر کچھ عرصہ بعد نوگاؤں کا حلقہ خالی ہوا اور تحصیلدار نے میری ترقی کی سفارش کی اور لکھا کہ ترقی کی یہ صورت ہے کہ مجھے علاوہ غوث گڑھ کے نوگاؤں کا علاقہ بھی جو وہ بھی بچپن روپے سالانہ کا تھا دے دیا جائے اور دونوں حلقوں کی تنخواہ یعنی ایک سو دس روپے مجھے دی جائے۔ یہ سفارش مہاراج سے منظور ہو گئی اور اس طرح میرے پاس غوث گڑھ اور نوگاؤں دونوں علقے آگئے اور ترقی بھی ہو گئی۔

میاں عبد اللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کا خاص اقتداری فعل تھا ورنہ نوگاؤں غوث گڑھ سے پندرہ کوس کے فاصلہ پر ہے اور درمیان میں کئی غیر حلقے ہیں۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ غوث گڑھ کا تمام گاؤں میاں عبد اللہ صاحب کی (دعوت الی اللہ) سے احمدی ہو چکا ہے اور غوث گڑھ کے احمدی بھی اس وقت دنیا میں بکثرت پھیلے پڑے ہیں۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ تمام دیہات ریاست پٹیالہ میں واقع ہیں۔

(سیرت المہدی حصہ اول روایت نمبر 164 ص 179)

اب حضرت مسیح موعود (۔) کی دعا سے ایک غیر معمولی ولادت کا نشان۔

فرماتے ہیں بیان کیا مجھ سے منشی عطا محمد پٹواری نے کہ جب میں غیر احمدی تھا اور ونجواں ضلع گورداسپور میں پٹواری ہوتا تھا تو قاضی نعمت اللہ صاحب خطیب بٹالوی جن کے ساتھ میرا ملنا جلنا تھا مجھے حضرت کے متعلق بہت (دعوت الی اللہ) کیا کرتے تھے مگر میں پرواہ نہیں کرتا تھا۔ ایک دن انہوں نے مجھے بہت تنگ کیا۔ میں نے کہا اچھا میں تمہارے مرزا کو خط لکھ کر ایک بات کے متعلق دعا کراتا ہوں۔ اگر وہ کام ہو گیا تو میں سمجھ لوں گا کہ وہ سچے ہیں چنانچہ میں نے حضرت صاحب کو خط لکھا کہ آپ مسیح موعود اور ولی اللہ ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں اور ولیوں کی دعائیں سنی جاتی ہیں' آپ میرے لئے دعا کریں کہ خدا مجھے خوبصورت صاحب اقبال لڑکا جس بیوی سے چاہوں عطا کرے اور نیچے میں نے لکھ دیا کہ میری تین بیویاں ہیں مگر کئی سال ہو گئے آج تک کسی کی اولاد نہیں ہوئی۔ میں چاہتا ہوں کہ بڑی بیوی کے بطن سے لڑکا ہو۔

حضرت صاحب کی طرف سے مجھے مولوی عبد الکریم (۔) مرحوم کا ہاتھ کا لکھا ہوا خط گیا کہ "مولا کے حضور دعا کی گئی' اللہ تعالیٰ آپ کو فرزند ارجمند' صاحب اقبال خوبصورت لڑکا جس بیوی سے آپ چاہتے ہیں عطا کرے گا" یہ دعا نہیں کہ عطا کرے' "عطا کرے گا مگر

شرط یہ ہے کہ آپ زکریا والی توبہ کریں۔" حضرت زکریا والی توبہ سے مراد یہ ہے کہ آپ نے کلیۃً اللہ کی طرف انابت اختیار کرلی تھی اور ایسی حالت میں کہ ناممکن تھا کہ ان کی بڑھیا بیوی سے بچہ ہوسکے۔ آپ نے تمام تر توکل اللہ پر کیا تو اس سے مراد ہے زکریا والی توبہ۔

منشی عطا محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں ان دنوں سخت بے دین اور شرابی کبابی' راشی مرتشی ہوتا تھا۔ چنانچہ میں نے جب مسجد میں جاکر ملاں سے پوچھا کہ زکریا والی توبہ کیسی تھی تو لوگوں نے تعجب کیا کہ یہ شیطان مسجد میں کس طرح آگیا مگر وہ ملاں مجھے جواب نہ دے سکا۔ پھر میں نے دھرم کوٹ کے مولوی فتح دین مرحوم احمدی سے پوچھا تو انہوں نے کہا" زکریا والی توبہ بس یہی ہے کہ بے دینی چھوڑ دو۔"

اب انہوں نے اس توبہ کی غلط تشریح کی ہے۔ نعوذ باللہ حضرت زکریا میں تو کوئی بے دینی نہیں تھی مگر انہوں نے اپنی طرف سے یہی تاویل کرلی۔ "حلال کھاؤ' نماز روزہ کے پابند ہو جاؤ۔" اب حضرت زکریا سے زیادہ کون حلال کھاتا تھا اور نماز روزہ کا پابند تھا۔ شراب چھوڑ دی۔ اب یہ شراب انہوں نے کہا یہ بھی چھوڑ دو۔ تو اصل بات وہی ہے کہ صرف انابت الی اللہ مراد ہے۔ رشوت بھی ترک کردی اور صلوۃ وصوم کا پابند ہوگیا۔

چار پانچ ماہ کا عرصہ گزرا ہوگا کہ میں ایک دن گھر گیا تو اپنی بڑی بیوی کو روتے ہوئے پایا۔ سبب پوچھا تو اس نے کہا کہ پہلے مجھ پر یہ مصیبت تھی کہ میرے اولاد نہیں ہوتی تھی' آپ نے میرے پر دو بیویاں کیں اس کی بھی مصیبت آئی۔ اب یہ مصیبت آئی ہے کہ میرے حیض آنا بند ہوگیا ہے گویا اولاد کی کوئی امید ہی باقی نہیں رہی۔ ان دنوں میں اس کا بھائی امرتسر میں تھانیدار تھا۔ چنانچہ اس نے مجھے کہا کہ مجھے میرے بھائی کے پاس بھیج دو کہ علاج کراؤں۔ میں نے کہا وہاں کیا جاؤ گی یہیں دائی کو بلا کر دکھلاؤ اور اس کا علاج کراؤ۔ چنانچہ اس نے دائی کو بلوایا اور کہا مجھے کچھ دوا وغیرہ دو۔ دائی نے سرسری دیکھ کر کہا میں تو دوائی نہیں دیتی نہ ہاتھ لگاتی ہوں کیونکہ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خدا تیرے اندر بھول گیا ہے۔ خدا تیرے اندر بھول گیا ہے یعنی اللہ نے بھول کر تجھے اولاد دے دی ہے۔ میں نے کہا ایسا نہ کہو بلکہ میں نے مرزا صاحب سے دعا کروائی تھی۔

پھر منشی صاحب بیان کرتے ہیں کہ کچھ عرصہ بعد حمل کے آثار ظاہر ہوگئے اور میں نے ارد گرد سب کو کہنا شروع کیا کہ دیکھ لینا کہ میرے لڑکا پیدا ہوگا اور ہوگا بھی خوبصورت۔ مگر لوگ بڑا تعجب کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر ایسا ہوگیا تو واقعی بڑی کرامت ہے۔ آخر ایک دن رات کے وقت لڑکا پیدا ہوا اور خوبصورت ہوا۔ اسی وقت دھرم کوٹ بھاگا گیا جہاں میرے کئی رشتہ دار تھے اور لوگوں کو اس کی پیدائش سے اطلاع دی۔

ایک دوسری روایت یہ ہے کہ اس بچے کو اٹھا کر میں اسی حالت میں دھرم کوٹ لے گیا اور اس دائی نے جس نے پیدائش کروائی تھی اس نے منتیں کیں کہ مرجائے گا' سردی ہے' کپڑا بھی نہیں ابھی اس پہ لپیٹا۔ اس نے کہا یہ نہیں مرتا' جو ہوجائے یہ حضرت مرزا صاحب کی دعا کا نشان ہے' کسی قیمت پر نہیں مرے گا' بڑا ہوگا۔ چنانچہ کئی لوگ اسی وقت بیعت کے لئے قادیان روانہ ہوگئے مگر بعض نہیں گئے۔ اور پھر اس واقعہ پر نوجوان کے بھی بہت سے لوگوں نے بیعت کی اور میں نے بھی بیعت کرلی اور لڑکے کا نام عبدالحق رکھا۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص 221'222)

حضرت مسیح موعود(۔) کی دعا سے حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب کے رشتہ کا انتظام ہوگیا ہے۔ یہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی روایت ہے چنانچہ حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر بیان کیا کہ جب میری پہلی بیوی فوت ہوگئی تو میں نے حضرت مسیح موعود(۔) سے دعا کے لئے درخواست کی۔ آپ نے فرمایا میں دعا کروں گا۔ بعض دوستوں نے کہا آپ حضرت مسیح موعود(۔) سے کہئے کہ حضور آپ کے لئے رشتہ کا انتظام فرمائیں۔ میں نے جواب دیا کہ میں نے دعا کے لئے عرض کردیا ہے انشاء اللہ آسمان سے ہی انتظام ہو جائے گا۔

ابھی بیس دن بھی نہیں گزرے تھے کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے پاس گجرات کے ضلع سے ایک خط آیا کہ حافظ صاحب سے دریافت کریں کہ اگر رشتہ کی ضرورت ہے تو ایک رشتہ موجود ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے بغیر میرے پوچھنے کے اپنی طرف سے خط لکھ دیا کہ ہم کو منظور ہے اور مجھے فرمانے لگے کہ آپ کی شادی کا انتظام ہوگیا ہے۔ میں نے پوچھا حضور کہاں؟ فرمایا آپ کو اس سے کیا۔ آخر وہ معاملہ جناب الٰہی نے نہایت خیر و خوبی سے تکمیل کو پہنچایا اور ہمارے لئے نہایت بابرکت ثابت ہوا۔

(سیرت المہدی حصہ سوم ص 118 روایت نمبر 669)

حضرت مولوی رحمت علی صاحب آف پھیروچیچی کا بیان ہے کہ حضرت مسیح موعود(۔) کا آموں کا باغ بعض غیر از جماعت دوستوں نے پھل پر خرید رکھا تھا۔ اس سال خشک سالی تھی اور پھل زیادہ گرنے کے باعث سخت نقصان ہو رہا تھا۔ ایک دن انہوں نے مجھے خاص طور پر کہا کہ اپنے مرشد سے بارش کے لئے دعا کرائیں۔ چنانچہ اسی روز جب حضرت صاحب عصر کے بعد باغ میں تشریف لائے تو میں نے دعا کے لئے عرض کی۔ یہ سنتے ہی آپ نے اسی وقت دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور دعا کرنے کے فوراً بعد فرمایا واپس گھر چلو حالانکہ آپ شام تک چہل قدمی کیا کرتے تھے۔ خاکسار نے صاحبزادی کو اٹھایا ہوا تھا۔ میں بھی آپ کے پیچھے چل پڑا۔ اللہ تعالیٰ گواہ ہے کہ ابھی آپ اور حضرت اماں جان الدار میں داخل ہی ہوئے تھے کہ معمولی سی بدلی سے موسلادھار بارش شروع ہوگئی اور نالیاں پانی سے بھر کر بہنے لگ گئیں۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کی شان تھی۔ بارش رکنے پر جب میں واپس باغ والوں کے پاس خوشی خوشی گیا تو وہ سب کھڑے ہوگئے اور یک زبان ہو کر کہنے لگے کہ اگر ہمیں پہلے پتہ ہوتا کہ آپ کے پیرومرشد خدا تعالیٰ کے اتنے پہنچے ہوئے ہیں تو ہم اپنے اس قدر نقصان سے قبل ہی دعا کی درخواست کردیتے۔

(میرے والدین ص 16'17 مولفہ احسان الٰہی صاحب)

حضرت چوہدری عمر بخش صاحب(۔) (مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین) اپنی بیعت کا ذکر یوں بیان کرتے ہیں کہ جب میں اپنے گاؤں سے نکلا تو میرے کنبہ والے بہت جوش و خروش میں آئے اور ایک طرح ان کے گھر ماتم پڑ گیا۔ وہ میری تلاش میں ہاتھوں میں لاٹھیاں لئے ہوئے نکلے۔ مجھے معلوم ہوا کہ میرے مارنے کے لئے پیچھے لگے آرہے ہیں تو میں ایک گیہوں کے کھیت میں جا چھپا۔ وہ میرے متعلق باتیں کرتے ہوئے کھیت کے پاس سے گزر گئے اور میں ان کی باتیں سنتا تھا لیکن انہوں نے مجھے نہ دیکھا اور جا کر اسٹیشن پر تلاش کیا اور مجھے نہ پاکر آخر خائب وخاسر واپس لوٹے۔

جب وہ اس کھیت کے پاس سے جس میں میں چھپا ہوا تھا گزر گئے تو میں اس کھیت سے نکل کر پہلے اسٹیشن منڈی بہاؤالدین (جہاں سے میں نے سوار ہونا تھا) اور دوسرے اسٹیشن چیلیانوالہ کو چھوڑتا ہوا تیسرے اسٹیشن ڈنگہ پر جا پہنچا اور وہاں سے پھر سوار ہو کر

قادیان پہنچا۔ جب میں قادیان پہنچا تو ان دنوں حضرت مسیح موعود(-) باغ میں رہتے تھے۔ میں نے عصر کی نماز کے بعد حضرت اقدس کے دست مبارک پر بیعت کی۔ جب بیعت کر چکا تو عرض کیا کہ مجھے دیر سے ورم طحال ہے اس کے لئے آپ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس مرض سے مجھے شفا دے۔ مرض طحال غالباً تلی کے سوجنے کا مرض ہے جو بڑا مہلک ہوتا ہے۔ آپ نے وہاں ہاتھ لگایا اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے بہت دیر تک دعا کی۔ جونہی حضرت صاحب نے دعا ختم کر کے اپنے ہاتھ اپنے چہرہ مبارک پر ملے اور میں نے اپنا ہاتھ اپنے پیٹ پر ملا تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ اثنائے دعا میں ہی میرے پیٹ سے کوئی تلی نکال کر لے گیا اور ورم وغیرہ سب کچھ جاتا رہا۔ اور فوراً شفا ہوگئی۔ اس دن سے پندرہ سال ہوئے آج تک مجھے پھر مرض طحال نہیں ہوئی۔

(اخبار الحکم قادیان 21۔اپریل 1920ء ص 1'2)

حضرت میاں سراج الدین صاحب(-) آف سمبڑیال ضلع سیالکوٹ بیان کرتے ہیں کہ خاکسار اور اخویم حسن محمد خاں صاحب 1906ء میں اپنے ملازمین کو لاہور چھوڑ کر زیارت کے لئے قادیان گئے۔ دوسرے دن دوپہر کے وقت ہم نے ایک صاحبزادہ صاحب کی معرفت حضرت اقدس سے اجازت چاہی۔ آپ اسی وقت باہر دروازہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا عصر پڑھ کر نہ جاؤ گے؟ ہم نے آدمیوں کا اور گاڑی کے وقت کا عذر پیش کیا تو فرمایا اچھا جاؤ اور مصافحہ کیا اور رخصت دی۔ لیکن خدا کی حکمت اور حضرت صاحب کے خلاف منشاء چلنے سے چند گھنٹوں کی دیر جو ہم برداشت نہ کر سکتے تھے' اس کی بجائے ہمیں دنوں کیا مہینوں خراب ہونا پڑا۔

حضرت میاں سراج الدین صاحب نے آگے چل کر اپنے آئندہ سفر کی دردناک تفصیلات پر روشنی ڈالی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بٹالہ جاتے ہوئے گاڑی کھونگل سے بھی نکل گئی چنانچہ رات بٹالہ سٹیشن پر گزارنی پڑی اور دونوں چودہ گھنٹہ بعد لاہور پہنچے۔ یہاں سے بمبئی کا ٹکٹ لیا۔ سفر شروع کیا تو احمد آباد اسٹیشن پر چھوٹے بھائی کا نصف ٹکٹ لینے پر پکڑے گئے۔ پھر بمبئی پہنچ تو بیمار ہو گئے۔ بمبئی سے کپڑا خرید کر پونا کے قریب فروخت کے لئے پہنچے تو وہاں طاعون کی وجہ سے گاؤں والوں نے دونوں کو نکال دیا۔ یہ لمبی روایت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر بات میں' ہر سفر میں ناکامی ہوتی رہی یہاں تک کہ آخر حضرت مسیح موعود(-) کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم حضور کی حکم عدولی کا بہت دکھ اٹھا چکے ہیں۔ چنانچہ آپ نے ہمارے لئے دعا کی اور وہ سارا مال جو ضائع ہو رہا تھا آخر وہ سارا فروخت ہو گیا اور کم سے کم ہمارا راس المال پورا ہو گیا ورنہ بہت بڑے نقصان کا اندیشہ تھا۔

(روزنامہ الفضل 30 جولائی 1998ء)

اب حضرت مسیح موعود(-) کے چند اقتباس دعا کے تعلق میں کہ دعا چیز کیا ہے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

"نشان کی جڑ دعا ہی ہے۔ یہ اسم اعظم ہے اور دنیا کا تختہ پلٹ سکتی ہے۔ دعا مومن کا ہتھیار ہے اور ضرور ہے کہ پہلے ابتہال اور اضطراب کی حالت پیدا ہو۔"

(ملفوظات جلد 3 ص 202)

"دعا کے لئے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ دعا قبول ہوگئی۔ یہ اسم اعظم ہے۔ اس کے سامنے کوئی انہونی چیز نہیں ہے۔ ایک خبیث کے لئے جب دعا کے ایسے اسباب میسر آجائیں تو یقیناً وہ صالح ہو جاوے۔"

(ملفوظات جلد 3 ص 100)

"دعا عمدہ شے ہے۔ اگر توفیق ہو تو ذریعہ مغفرت کا ہو جاتی ہے اور اسی کے ذریعہ سے رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ مہربان ہو جاتا ہے۔ دعا کے نہ کرنے سے اول زنگ دل پر چڑھتا ہے' پھر قساوت پیدا ہوتی ہے' پھر خدا سے اجنبیت' پھر عداوت' پھر نتیجہ سلب ایمان ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد 3 ص 628)

پھر فرماتے ہیں: "دعا میں بعض دفعہ قبولیت نہیں پائی جاتی تو ایسے وقت میں اس طرح سے بھی دعا قبول ہو جاتی ہے کہ ایک شخص بزرگ سے دعا منگوائیں اور خدا تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ وہ اس مرد بزرگ کی دعاؤں کو سنے۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص 182)

"اللہ جلشانہ نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے کھولا ہے وہ ایک ہی ہے یعنی دعا۔ جب کوئی شخص بکاوزاری سے اس دروازہ میں داخل ہوتا ہے تو وہ مولائے کریم اس کو پاکیزگی و طہارت کی چادر پہنا دیتا ہے۔" (ملفوظات جلد 3 ص 315)

(الفضل انٹرنیشنل لندن 27۔اکتوبر 2000ء)

بقیہ صفحہ 1

سے آپ اپنے حقیقی آقا و مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

خدمات سلسلہ: محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے کئی شعبہ جات میں ایک لمبا عرصہ تک خدمات بجالاتے رہے۔ آپ 25 ستمبر 1922ء کو امرتسر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم میاں سراج الدین صاحب نے 1916ء میں احمدیت قبول کی۔ آپ نے مدرسہ احمدیہ جامعہ احمدیہ' جامعہ واقفین قادیان اور جامعۃ المبشرین میں تعلیم حاصل کی۔ اس کے علاوہ آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل اور پھر بی اے کی ڈگری بھی حاصل کی۔ آپ کی پہلی تقرری بطور مربی سلسلہ گولڈ کوسٹ (موجودہ غانا) میں ہوئی جہاں 1951ء سے 1955 تک رہے۔ پھر چار سال تک دفتر تبشیر ربوہ میں کام کیا۔ 1959ء تا 1970ء تین سال تک بطور مربی اور آٹھ سال بطور امیر و مربی انچارج غانا خدمات سرانجام دیں نیز 1965ء تا 1970ء بطور زونل انچارج مربی افریقہ زون خدمات سرانجام دیں۔ 1970ء تا 1972ء حدیقۃ المبشرین کے پہلے سیکرٹری رہے۔ 1972ء تا 1975ء دوبارہ غانا میں امیر اور مربی انچارج کے فرائض انجام دیئے۔ 1975ء تا 1977ء سیکرٹری مجلس نصرت جہاں رہے۔ 31۔اگست 1977ء کو واشنگٹن تشریف لے گئے۔ 1979ء تا 1980ء بطور مربی ویسٹ کوسٹ امریکہ کام کیا۔ 1981ء تا دسمبر 1983ء بطور امیر و مربی انچارج امریکہ کے خدمات سرانجام دیں۔ اپریل 1984ء تا اگست 1985ء وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ اور اگست 1985ء تا دسمبر 1985ء قائمقام پرنسپل کے خدمات سرانجام دیں۔ آپ کو جرمنی میں بطور مربی انچارج لمبا عرصہ کام کرنے کا بھی موقع ملا۔ 1998ء میں آپ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ریٹائر ہو گئے۔

آپ نہایت جید عالم' پرجوش مقرر اور بہترین مصنف تھے۔ آپ کو ایشیا' افریقہ' امریکہ اور یورپ یعنی چار براعظموں میں بھرپور خدمت کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ جہاں بھی گئے اور جس ملک میں بھی رہے وہاں کے حالات کے مطابق قلمی جہاد میں بھی حصہ لیا۔ آپ کی خدمات کے نتیجے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کو داد و تحسین سے نوازا جو آپ کے لئے یقیناً ایک قیمتی سرمایہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

آپ کی اولاد میں دو بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات کو قبول فرمائے' جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے آمین۔

بقیہ صفحہ 1

سے ہے- اللہ کی طرف سے وعدہ ہے کہ جو اسے دے گا اسے دنیا میں ہی بہت برکت ملے گی اور آخرت میں بھی بلند درجات ملیں گے-

وقف جدید کے کوائف بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت مصلح موعود نے 27 دسمبر 1957ء کو اس تحریک کا آغاز فرمایا- مجلس وقف جدید کے ممبر کے طور پر سب سے پہلا نام میرا لکھا- اگرچہ مجلس کی تاحیات صدارت کا اعزاز حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کو حاصل ہوا- حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے دفتر اطفال شروع فرمایا اور 1985ء میں میں نے اس کا دائرہ تمام دنیا تک وسیع کر دیا- اس وقت یہ تحریک 107 ممالک میں کام کر رہی ہے- اللہ کے بے شمار فضلوں سے جنوری 2001ء سے وقف جدید اپنے 44 ویں سال میں داخل ہو رہی ہے- گزشتہ سال کل وصولی 782`51`12 پاؤنڈ ہوئی-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ساری دنیا میں اس تحریک میں امریکہ اول رہا- پاکستان دوم جرمنی سوم انگلستان چوتھے نمبر پر اور کینیڈا پانچویں نمبر پر رہا- حضور نے فرمایا اس چیز پر میں نے بہت زور دیا ہے کہ مجاہدین کی تعداد میں اضافہ کیا جائے- اس سال وقف جدید کے مجاہدین کی تعداد 2 لاکھ 98 ہزار سے تجاوز کر گئی جس میں گزشتہ سال کی نسبت 31 ہزار کا اضافہ ہے- سب سے زیادہ اضافہ ہندوستان میں ہوا جو 14 ہزار 729 ہے ان میں سے اکثر نومبائع ہیں-

پاکستان کے اعداد و شمار بتاتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا چندہ بالغان میں کراچی اول' ربوہ دوم اور لاہور سوم رہا- جبکہ چندہ اطفال میں ربوہ اول' لاہور دوم اور کراچی سوم رہا-

درخواست دعا

○ محترم یوسف سہیل شوق صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر روزنامہ الفضل گزشتہ چند دنوں سے پیٹ کی تکلیف کی وجہ سے علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال (سرجیکل وارڈ) میں داخل ہیں- آپریشن متوقع ہے- احباب سے خصوصی درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس مخلص خادم سلسلہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے-

○ مکرم بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال دارالصدر شرقی (ب) عقب ہسپتال کی دائیں ٹانگ ایک حادثہ میں ٹوٹ گئی ہے اور ہنسلی کی ہڈی میں بھی سخت چوٹ لگی ہے- فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں- موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے-

دانت مت نکلوایئے
دانت اکھاڑ پھینکنا' دانت درد کا علاج نہیں' دوائی لگانے اور کھانے سے درد سے آرام آجاتا ہے
شریف ڈینٹل کلینک اقصیٰ روڈ ربوہ فون 213218

لاہور میں احمدی بھائیوں کا اپنا پریس
سلور لنک پرنٹرز
کتب وزٹنگ کارڈ لیٹر پیڈ- بروشرز شادی کارڈز کیلنڈرز
کلرفل ڈیزائنگ نیز ہر زبان میں کمپوزنگ کی سہولت موجود
بیرون ملک مقیم احمدی تاجر بھائیوں کیلئے پرنٹنگ میٹریل باہر بھجوانے کی سہولت
ایڈریس: احسان منزل فسٹ فلور رائل پارک لاہور فون/فیکس: 6369887
E-mail: silverlp@hotmail.com

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی- محمد اشرف بلال
زیر نگرانی- پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار- صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر- ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ- گڑھی شاہو- لاہور

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

تمام ائرلائنز کے ٹکٹ خصوصی رعائتی ریٹ پر دستیاب ہیں-
کمپیوٹرائزڈ ریزرویشن کیلئے ہماری خدمات حاضر ہیں
ملٹی سکائی ٹریولز اینڈ ٹورز پرائیویٹ لمیٹڈ
S.N.C-6 سنٹر بلاک 12/D فضل الحق روڈ بلیو ایریا- اسلام آباد
فون 2873030,2873680 فیکس 825111
Email:multisky@isb.pol.com.pk

نواز سیٹلائٹ
6 فٹ سالڈ ڈش MTA کیلئے بہترین رزلٹ کے ساتھ جدید ترین ڈیجیٹل سسٹم کی تمام ورائٹی بہترین فیوچر ٹیکنالوجی پیش کرتے ہیں اور اب بارعایت اور جدید UPS بھی خرید فرمائیں-
فیصل مارکیٹ 3 ہال روڈ لاہور- فون دکان 7351722
پروپرائٹر: شوکت ریاض قریشی- فون گھر 5865913

شوگر کے مریضوں کے لئے خوشخبری
تازہ بسکٹ اور براؤن بریڈ اور ہر قسم کی تازہ مٹھائیاں دستیاب ہیں-
گلشن بیکرز اینڈ سویٹ
نزد ایوان محمود ربوہ یادگار روڈ فون 823-04524

2 عدد مکان برائے فروخت
رقبہ 1-1 کنال بالکل نئے تعمیر شدہ بجلی' پانی' گیس اور ٹیلی فون کے ساتھ دیگر سہولیات بھی میسر ہیں- واقعہ دارالصدر غربی ربوہ
فوری رابطہ: اکبر احمد
32/4 دارالصدر غربی ربوہ فون 212866

عمر اسٹیٹ ایجنسی لاہور
جائیداد کی خرید و فروخت کا مرکز
9 ہمزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
پروپرائٹر: چوہدری اکبر علی
فون آفس 448406-5418406

معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ اور ڈیزائننگ
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس کلاک ڈائلز سٹکرز شیلڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862 فیکس: 5123862
ای میل knp_pk@yahoo.com

داؤد آٹو سپلائی DASCO
سرپرست اعلیٰ: شیخ محمد الیاس
ڈیلر: ٹویوٹا ہائی لکس ٹویوٹا ہائی ایس- کرولا- سوزوکی- ڈائسن- مزدا گاڑیوں کے معیاری پاکستانی آٹو پارٹس- ہول سیل میں دستیاب ہیں-
M-28 آٹو سنٹر بادامی باغ لاہور
فون 7725205 رہائش 7285439

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب چنیوٹ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم چنیوٹ 3171-04942 - 214510-04524

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212837

ہمارے ہاں کاسمٹکس کی تمام ورائٹی موجود ہے
السید پبلک کال آفس اینڈ جنرل سٹور
چوک قلعہ کالروالا (سیالکوٹ)
پروپرائٹر: سید حسنات احمد- فون آفس 7550503-0303

APH
الفضل پینٹ ہاؤس
پروپرائٹر: جاوید احمد گل
ICI- ماسٹر، ایک نمبر زنک و چاک وغیرہ دستیاب ہے
55-5-B-1 ابوبکر روڈ، گرجا چوک، ٹاؤن شپ لاہور

جوبن ٹوتھاؤزنڈ کیپسول
پرانی مردانہ پوشیدہ امراض اور فالجی علامات کے لئے موئثر دوا ہے- نیز پرانی جوڑوں کی دردوں، سوجن، کمر کی ہڈی کا درد، شٹیکا کا درد اور اعصابی تناؤ کا مکمل علاج
سرپرست اعلیٰ: ہومیو ڈاکٹر رائے انور احمد مبشر
ہیڈ آفس: زیلاٹ ہومیو فارمیسی احمد نگر
ضلع جھنگ فون: 211351-04524

MASTERPIECES OF ISLAMIC ART
Selected Holy Quranic Verses in Beautiful Designs
Available in the shape of Metallic Mounts
MULTICOLOUR (PVT) LIMITED
129-C, Rehmanpura, Lahore. Ph: 759 0106,
Fax: 759 4111, Email: qaddan@brain.net.pk

CPL No. 61